عذرا اور سلمان

عذرا اور اس کا میاں سلمان دو سال قبل کینڈا منتقل ہوئے تھے-ان کے دو بچے ہیں- علی جو کہ 13 سال کا ھے اور عائشہ جو کے 9 سال کی ھے- انہیں شروع میں گھر ڈھونڈنے میں کچھ عرصہ لگا-اس دوران وہ اپنےکزن کے گھر کی بیسمنٹ میں رہائش پذیر رھے-آخر کار انہیں ایک تین کمروں کا فلیٹ مناسب قیمت میں رچمنڈ ھل کے علاقے میں مل گیا-وہ اس بات پر بھی خوش تھے کہ قریبی سٹوروں پر ان کی پسند کی اشیا دستیاب تھیں-
سلمان ایک دوکان پر سامان شیلفوں میں رکھنے کا کام کرتا ہے-وہ پیشے کے اعتبار سے ڈاکٹر ھے-اس کی بیوی عذرا بھی اس سے ملتی جلتی ملازمت ھی کرتی ھے-تاھم وہ ایک برج پروگرام کا حصہ ھے جسے مکمل کرنے کے بعد وہ فارماسسٹ کی حیثیت سے کام کر سکے گی-ان دونوں کو ھفتے میں چھ دن لمبی شفٹ پر کام کرنا پڑتا ھے-جب سے وہ یہاں آئے ہیں- انہیں فیملی ڈاکٹر ڈھونڈنے میں مشکل ھو رھی ھےاور کسی تکلیف کی صورت میں وہ ڈراپ- ان کلینک پر جاتے ھیں-ان کی چھوٹی بیٹی جب سے کینڈا آئی ھے وہ دمے اور ایگزیما کی بیماری میں مبتیلا ھے-جب وہ اس بات کا پتہ لگانے کی کوشش کر رھے تھے کہ وہ اپنے 13 سالہ بیٹے کو کس طرح سرکاری سکول میں ڈال سکتے ھیں انہیں پتہ چلا ھے کہ بچے کو سکول کے ذریعہ ہیپاٹئٹس اے اوربی کے حفاظتی ٹیکے لگوانے کا وقت گذرگیا ہے- ساتھ ھی ساتھ انہیں اپنی مادری زبان میں ہیپاٹئٹس سی کے بارے میں ایک کتابچہ بھی ملا-
عذرا اور اس کے میاں کو اس بات کا یقین نہیں کہ انہوں نے خود بھی یہ حفاظتی ٹیکے کبھی لگوائے ھیں یا نہیں-سلمان کو یہ یاد پڑتا ہے کہ بچپن میں اسے کوئی حفاظتی ٹیکے لگے تھے تاہم اب وہ اس بارے میں پریشان ھے کہ کہ کیا وہ سوئیاں استعمال شدہ تو نہیں تھیں جن کے ذریعے اسے ایک گھر گھر جانے والے ڈاکٹر نے وہ حفاظتی ٹیکے لگائے تھے-وہ ٹسٹ کروانے کے بارے میں سوچ رھا ھے مگر اس بات سے خوفزدہ ھے کہ کیہں یہ اس کے کام کرنے اور خاندان کے لئے کمانے کی صیلاحیت پر اثر انداز نہ ھو-

رشید کی کہانی

رشید کی عمر تینتیس(33) سال ھے- وہ دو ماہ پہلے پاکستان سے کینیڈا آیا ھے-اس کے باوجود کہ اس نے سوشل ورک میں ایم-اے کر رکھا ھے-جس کی بنیاد پر اسے ماھر کارکن کی حیثیت سے ایمیگریشن ملی-اسے یہاں آکر پتا چلاکہ وہ اس وقت تک سوشل ورکر کی حیثیت سے کام نہیں کر سکتا جب تک وہ یونیورسٹی سے مزید ایک سال کا کورس نہ کر لے-
بدقسمتی سے یونیورسٹی میں داخلہ کے لئے انگلش زبان میں جو مہارت درکار تھی وہ اس کے پاس نہیں- چناچہ دن بھر فیکٹری میں کام کے بعد وہ ھفتے میں تین شامیں انگلش سکھنے پر لگا رھا ھے-اس کے علاوہ وہ چھٹی کے دو دن ایک ریسٹورنٹ میں ملازمت کرتا ھے تاکہ یونیورسٹی میں داخلہ کے لئے پیسے اکٹھے کر سکے-

مجید جو فیکٹری میں ھی رشید کا دوست بنا اس نے محسوس کیا کہ رشید ھر وقت تھکا ھوا رھنے لگا ھے- مجید نے ایک دن شفٹ کے دوران اسے کچھ دیا اور کہا کہ یہ اسے جاگنے اور پڑھنے میں مد د دے گا- مجید ان چند لوگوں میں سے تھا جن سے رشید کی کینیڈا میں آ کر دوستی ھوئی تھی- کیونکہ کام اور سکول کے بعد اس کے پاس کسی سے میل ملاپ کا وقت ھی نہیں بچتا تھا-کبھی کبھار کام کے دوران وہ اکٹھے منشیات کا استعمال کرنے لگے اور رشید نے ھفتے میں ایک دو بار راتوں کو سونا چھوڑ دیا-
رشید نے محسوس کیا کہ وہ دن میں کچھ بےچین رھنے لگا ھے-اورکبھی کبھار اس کے نا ک سے بھی خون نکلنے لگا حالانکہ وہ رات میں بھاپ والی مشین (humidifier) چلا کے سوتا ھے-ایک دن وہ صبح کو اٹھا تو اس کی طبیعت سخت خراب تھی لیکن اس کی سمجھ میں نہیں آرھا تھا کہ وہ کیا کرے کیونکہ اس کا اوہپ (OHIP) کارڈ بھی ابھی نہیں بنا تھا-

رحمان کی کہانی

رحمان کی عمر 45 سال ھے اور وہ 15 سال پہلے انڈیا سے کینڈا آیا تھا- وہ پیشے کے اعتبار سے الیکٹریشن ھےاس کو یہاں آتے ہی ایک ملازمت مل گئ جو کہ یونین کا حصہ تھی اور مارکھم شہر کے لئے کام کرتی ھے- رحمان اپنے کام سے خوش تھا کیونکہ اپنی مناسب تنخواہ کے باعث اس نے اپنے کئ رشتہ داروں کو کینڈا سپانسربھی کیا- کینڈا آ کر اس کا ایک بیٹا بھی پیدا ھوا جو کہ اب سات سال کا ہے- کینڈا آ کراس نے ا پنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر شراب بھی پینی شروع کر دی تھی- کبھی کبھار چھٹی کے دن وہ کچھ زیادہ ھی شراب پی لیتا تھا-
ان کی یونین سماجی بھلائی کے کام بھی کرتی ھے-ایک دفعہ انہوں نے خون دینے کی مہم چلائی- رحمان نے اس مہم میں بڑی گرم جوشی اور خوشی سے حصہ لیا کیونکہ بہت سال پہلے جب وہ ابھی کام سیکھ ھی رھا تھا تو وہ ایک بڑے برے حادثہ کا شکار ھو گیا تھا اور اس کو خون لگا تھا- خون دینے کے تقریبا ایک مہینے بعد رحمان کو ایک خط موصول ھوا جس میں لکھا تھا کہ اس کے خون کے ہیپاٹئٹس سی اینٹی باڈی ٹسٹ کے نتائج مثبت آئے ھیں اور اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ اسے ایک اور ٹسٹ کروانے کی ضرورت ھے تاکہ یہ پتا چل سکے کہ اس کے جسم میں ابھی بھی ہیپاٹئٹس سی کا ایکٹو وائرس ھے یا نہیں- اسے ہیپاٹئٹس سی کے بارے میں کچھ علم نہیں اور وہ انٹرنیٹ سے معلومات حاصل کرتا ھے- تاھم مسئلہ یہ ھے کہ اس کی سمجھ میں نہیں آ رھا کہ وہ ٹسٹ کہاں سے کروائے- وہ اپنے مقامی کلینک میں نہیں جانا چاھتا کیونکہ اس کی بھانجی وہاں ایڈمینسٹریٹر کے طور پر کام کرتی ھے-